AFKĀR *Journal of Islamic & Religious Studies*
Volume 6, Issue 1, June 2022, PP: 181-196
E-ISSN 2616-8588; P-ISSN 2616-9223
www.afkar.com.pk; hjrs.hec.gov.pk

قوانینِ اسلامی کے تناظر میں اسلامی سیونگ اکاؤنٹ کی مروجہ بنیادوں کا تحقیقی مطالعہ

Prevalent basis of Islamic Saving Account: A Research based Analysis in the context of Islamic laws

Muhammad Noman Karim [1*], Muhammad Hassan Imam[2]
[1]*Doctoral Candidate, Department of Islamic Studies, Federal Urdu University, Karachi, Pakistan*
[2]*Head of Department, Islamic Studies, Federal Urdu University, Karachi, Pakistan*

ABSTRACT

Islamic banking in its true spirit is a need of the era to fulfill Shariah permissible financing needs as well as to provide legitimate and trustable investment avenues. For investment purposes, Islamic banks have saving accounts which are based on the principles of Sharikah (participation by capital), Mudarabah (participation by capital from one side and by work from other side), Wakalah (Investment Agency) or Tawarruq (Commodity Murabaha) worldwide. Legislation has been taken place globally to ensure that the saving account of Islamic banking remains compatible with the principles of Sharikah, Mudarabah, Wakalah or Tawarruq as the case may be in different regions. Resistance from some jurists/experts also exists regarding Shariah basis of Islamic saving account as well as their operational stages. So, with the aim of analyzing the prevalent basis of Islamic saving account along with its operations in the light of Islamic laws, narrative research methodology is adopted in this paper. Simply, the process of Islamic banks with respect to the saving account is that they do business with the funds provided by their depositors and share profit with them as per the underlying mode of investment. Therefore, in the light of Shariah rulings, this practice of Islamic banks is valid and to take profit from this account is lawful by Shariah, and no doubt, the current practices related to saving account require further improvement and keen attention especially in tawarruq cases, but it is not correct to think of it same as a conventional banks' saving account, because conventional banks borrow interest based loans for their saving account from account holders and pay the interest thereon, which is strictly prohibited by Islamic Shariah.

Keywords: *Islamic Banking, Islamic Saving Account, Sharikah, Mudarabah, Wakalah, Tawarruq, Islamic Laws.*

[*]Corresponding author's email: nomankarim313@gamil.com

تعارف

اسلام دینِ کامل ہے جو اپنے متبعین کی ہر قدم پر رہنمائی کرتا ہے۔ اقتصادیات کے شعبے میں بھی دینِ کامل نے لوگوں کی مکمل رہنمائی کی اور ہر دور میں صنعت و حرفت، اجارہ و تجارت کی پیش آمدہ مختلف صورتوں سے متعلق احکام فقہائے امت نے دلائل شرعیہ کی روشنی بالتفصیل بیان کیے، تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ دورِ موجود میں بینکاری، آن لائن خرید و فروخت وغیرہ اقتصادیات کے طرقِ جدیدہ سے متعلق پیچیدہ مسائل میں دینِ اسلام رہنمائی فراہم کرنے سے قاصر ہو؟ حاشا غلط غلط!۔ ہوا کچھ یوں کہ بینکاری نظام جب وجود میں آیا تو لوگوں نے اسے محفوظ ذریعہ سمجھتے ہوئے اپنی رقوم بینکوں میں جمع کروانا شروع کر دیا۔ رفتہ رفتہ سود سے لتھڑے بینکاری نظام نے دنیا بھر میں سودی نحوست عام کر دی اور سرمایہ داروں کو اپنا گرویدہ بنالیا۔ اس نظام کے قدم اتنے مضبوط ہو گئے کہ اس سے چھٹکارا پانا تقریباً ناممکن معلوم ہونے لگا کیوں کہ اب بینکاری نظام تقریباً ہر شخص کی ضرورت بن چکا تھا یا مستقبل قریب میں اس کے آثار نمایاں تھے، لہٰذا اب مسلمانوں کو سودی بینکاری کی شناعت سے بچانے کے لیے ایک موثر لائحہ عمل علمائے امت و زعمائے ملت نے یہ تجویز کیا کہ اسلام کے بیان کردہ تجارتی اصولوں کی روشنی میں بینکاری نظام کا اجرا کیا جائے تاکہ سود کی روک تھام ہو اور لوگ جائز طریق پر بینکاری امور سرانجام دیں۔ کچھ ہی وقت میں اسلامی بینکاری نظام کے وجود اور اس کے عملی نفاذ کے لیے باقاعدہ کوششیں شروع ہوئیں اور آخر کار اس کا باقاعدہ اجرا ہو گیا، جس کا انداز یہ ہے کہ اس میں بھی رقوم جمع کروانے کے لیے بنیادی طور پر روایتی (سودی) بینکوں کی طرح دو اکاؤنٹس ہیں: کرنٹ اکاؤنٹ (جاری کھاتہ) اور سیونگ اکاؤنٹ (بچت کھاتہ)۔ کرنٹ اکاؤنٹ، جس کی بنیاد قرض کے اصولوں پر رکھی گئی ہے، اس میں رقوم جمع کروانے کے جواز پر تو تقریباً تمام ہی علما متفق ہیں، البتہ اسلامی بینکاری کے سیونگ اکاؤنٹ سے متعلق علما کی آرا مختلف ہیں۔ کچھ علما اس کے جواز کے قائل ہیں اور کچھ عدمِ جواز کے۔ اختلافِ علما کا براہِ راست اثر چوں کہ عامۃ الناس پر پڑتا ہے، لہٰذا مشاہدے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سلسلے میں عوام میں تین طرح کے طبقات پائے جاتے ہیں۔ پہلا طبقہ ان لوگوں کا ہے کہ جنہیں اس کی درستی میں ذرا بھی تامل نہیں ہے۔ یہ لوگ اسلامی بینکاری کے سیونگ اکاؤنٹ میں رقوم جمع کرواتے اور منافع حاصل کرتے ہیں اور اسے ہرگز قواعدِ دینیہ سے متصادم نہیں سمجھتے۔ دوسرا طبقہ ان حضرات کا ہے کہ جو اسلامی سیونگ اکاؤنٹ میں رقوم جمع کروانے کو سودی سیونگ اکاؤنٹ میں رقوم جمع کروانے کے مماثل خیال کرتے ہوئے اس سے اجتناب کرتے ہیں اور اس سے حاصل شدہ نفع کو سود سمجھتے ہیں۔ تیسرا طبقہ ان لوگوں کا ہے کہ جو اختلافِ علما کے باعث اس کے جواز و عدمِ جواز کے سلسلے میں تذبذب کا شکار ہیں اور اس اختلاف کی بنیاد اسلامی سیونگ اکاؤنٹ کی مروجہ بنیادیں اور ان سے متعلق اسلامی قوانین اور عملی تطبیقات ہیں۔ اسلامی بینکاری کے عنوان پر اب تک جو کام ہوا ہے، اس میں بڑا حصہ اس کے جواز و عدمِ جواز پر کلام کا ہے نیز قانون سازی، مروجہ مصنوعات اور اس کی تعمیل کے طریقہ کار کی تفصیل بطورِ خاص قابلِ ذکر ہیں، جبکہ اسلامی سیونگ اکاؤنٹ کے تعلق سے اب تک میری نظر سے کوئی ایسی تحریر نہیں گزری تھی کہ جس میں قوانینِ اسلامی اور عملی اطلاقات کے تناظر میں اسلامی سیونگ اکاؤنٹ کی مروجہ بنیادوں کا تحقیقی جائزہ پیش کیا گیا ہو، جس کی شدید ضرورت تھی کیونکہ اس سے ہر خاص و عام صارف کا واسطہ پڑتا ہے، لہٰذا راقم الحروف کو اس کام کی ضرورت محسوس ہوئی تاکہ اس جائزے کے ذریعے لوگوں کے سامنے حقائق کو واضح کیا جائے اور تعمیرِ فکر میں کردار ادا کرنے کے لیے رائے

عامہ کو ہموار کیا جائے۔اس تحریر میں ہم بنیادی طور پر ان باتوں کا جائزہ لیں گے کہ اسلامی بینکاری کا تاریخی پس منظر کیاہے اور اس کی ضرورت کیوں ہے؟ عالمی سطح پر اسلامی بینکاری میں سیونگ اکاؤنٹ کی مروجہ بنیادیں کیا ہیں؟ اسلامی بینکاری کی مروجہ بنیادیں احکامِ شرع کی روشنی میں کیاحیثیت رکھتی ہیں؟ کیا اسلامی بینکاری کے سیونگ اکاؤنٹ کو روایتی (سودی)بینکوں کے سیونگ اکاؤنٹ کے مثل خیال کرنا درست ہے؟ اور اسلامی سیونگ اکاؤنٹ سے متعلق کیا قانون سازی کی گئی ہے؟وغیرہ۔وباللہ التوفیق۔

اسلامی سیونگ اکاؤنٹ اور اس کی مروجہ بنیادیں:

اسلامی بینکاری کا ایک اہم ترین کام جاری کھاتوں میں لوگوں کی رقوم جمع کرکے ان سے تجارت کرنا ہے تاکہ اپنے کھاتے داروں کو جائز نفع مہیا کیا جاسکے۔اس کھاتے کے اجرا کے وقت یہ مسئلہ درپیش ہوا کہ یہ رقوم کس طور پر جمع کی جائیں۔کونساوہ طریقہ ہوگا جسے تجارت کے لیے یہاں استعمال کرنا ممکن ہوگا،جس کی بنیاد پر بینک اور کھاتے داروں کے درمیان نفع کی تقسیم شرعاًجائز ہو اور عملاً ممکن و سہل ہو،چناں چہ دنیابھر کے اسلامی بینکوں نے مختلف طریقے اختیار کیے جو آج رائج ہیں۔ان کا بیان بالتفصیل ذیل میں کیا جاتا ہے۔

ا۔شرکۃ العقد:

دو یا دو سے زائد افراد کا مال اور نفع میں شراکت داری کا معاہدہ اصطلاحاًشرکت کہلاتا ہے۔ 1

شرکت کی بنیادی طور پر دو اقسام ہیں:ا۔شرکتِ ملک ۲۔شرکتِ عقد۔پھر شرکتِ ملک کی دو اقسام ہیں:ا۔جبری ۲۔اختیاری

فقہائے احناف شرکتِ عقد کی تین اقسام بیان کرتے ہیں:ا۔شرکتِ مال ۲۔شرکتِ عمل ۳۔شرکتِ وجوہ۔پھر ان تین میں سے ہر ایک کی دو قسمیں بنتی ہیں:ا۔عنان ۲۔مفاوضہ۔یوں یہ کُل چھ اقسام ہیں۔2 فقہائے حنابلہ مضاربت کو بھی شرکتِ عقد کی اقسام میں شمار کرتے ہیں۔ 3

مشارکہ(شرکتِ باہمی)کے نظام پر روشنی ڈالنے کے بعد ڈاکٹر طاہر القادری لکھتے ہیں:

”لہٰذا اس طے شدہ شرح منافع کی روشنی میں بنک اپنے کھاتہ داروں سے معاہدۂ شراکت کرتے ہوئے ان سے بھی اسی اسلوب پر حصۂ نفع کی شرائط طے کرسکتاہے۔یہ تعیین ہر گز ربوا نہیں ہوگی کیوں کہ یہ شرعاًجائز منافع ہیں جو شراکت کی صورت میں حاصل ہوتے ہیں“4

واضح رہے کہ اسلامی بینکاری کے سیونگ اکاؤنٹ میں بینک اور اکاؤنٹ ہولڈر کے درمیان جو عقدِ شرکت ہوتا ہے وہ شرکتِ مال ہے اور پھر شرکتِ مال کی دو اقسام میں سے عنان ہے۔لہٰذا اس پر العنان فی شرکۃ الاموال کے احکام لاگو ہونگے۔واضح رہے کہ پاکستان کے اسلامی بینکوں میں سیونگ اکاؤنٹ سوائے چند ایک بینک کے،مضاربہ کی بنیاد پر ہی چل رہے ہیں۔بینک آف خیبر اپنے سیونگ اکاؤنٹ کو شرکت کی بنیاد پر چلارہاہے۔ 5

چوں کہ اکثر اسلامی بینک اپنے سیونگ اکاؤنٹ کو مضاربت کی بنیاد پر چلارہے ہیں،لہٰذا بہتر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مضاربت کو قدرے تفصیل سے بیان کیا جائے،تاکہ اسلامی سیونگ اکاؤنٹ کی اس اہم بنیاد کو سمجھنے میں سہولت ہو۔

۲۔مضاربۃ:

مضاربت شرکت کی ایک قسم ہے۔اس کی مشروعیت میں منافع و مصالح ہیں۔مفتی امجد علی اعظمی(م1367ھ)لکھتے ہیں:

"اس عقد کی لوگوں کو حاجت ہے، کیوں کہ انسان مختلف قسم کے ہیں۔ بعض مالدار ہیں اور بعض تہی دست۔ بعض مال والوں کو کام کرنے کا سلیقہ نہیں ہوتا۔ تجارت کے اصول وفروع سے ناواقف ہوتے ہیں۔ بعض غریب کام کرنا جانتے ہیں مگر ان کے پاس روپیہ نہیں، لہٰذا تجارت کیونکر کریں؟ اس عقد کی مشروعیت میں یہ مصلحت ہے کہ امیر وغریب دونوں کو فائدہ پہنچے۔ مال والے کو روپیہ دے کر اور غریب آدمی کو اس کے روپیہ سے کام کرکے"۔6

فقہ حنفی کی معروف کتاب ہدایہ میں مضاربت کی اصطلاحی تعریف یوں درج ہے:

"المضاربة عقد يقع على الشركة بمال من احد الجانبين"۔ [7]

ترجمہ: مضاربت ایک ایسا عقد ہے کہ جو شرکت پر بایں طور واقع ہوتا ہے کہ دو افراد میں سے کسی ایک کی جانب سے مال ہوتا ہے۔

مضاربت کی پیش کردہ تعریف سے معلوم ہوا کہ مضاربت شرکت کی ایک خاص قسم ہے، جس میں ایک شریک اپنا سرمایہ پیش کرتا ہے جب کہ دوسرا شریک اس سرمایہ سے کاروبار کرتا ہے۔ کاروبار سے حاصل ہونے والا نفع دونوں شرکا کے درمیان پہلے سے طے شدہ تناسب سے تقسیم ہوتا ہے۔ واضح رہے کہ مضاربت میں پیش کردہ سرمایہ کو راس المال، راس المال پیش کرنے والے شریک کو رب المال جب کہ اس سرمایہ سے کاروبار کرنے والے شریک کو مضارب کہا جاتا ہے۔ سطورِ آئندہ میں ہم ان ہی اصطلاحات کو استعمال کریں گے۔

فقہانے مضاربت کی دو اقسام بیان کی ہیں: ۱۔ مضاربتِ مطلقہ ۲۔ مضاربتِ مقیدہ

۱۔ مضاربتِ مطلقہ: جس میں رب المال مضارب کے لیے کوئی کام یا علاقہ مخصوص نہ کرے، بل کہ اسے اس کی سمجھ اور مہارت کے حساب سے کام کرنے کی اجازت دے، جسے فقہا عموماً "اعمل برأیک" کے الفاظ سے بیان کرتے ہیں۔

۲۔ مضاربتِ مقیدہ: جس میں رب المال مضارب کے لیے کوئی علاقہ یا کام مخصوص کر دے۔8

مضارب کی راس المال سے متعلق درج ذیل حیثیتیں ہوتی ہیں:

۱۔ مضارب جب مال پر قبضہ کرے، تو امین ہے۔

۲۔ معاملہ کرتے وقت وکیل ہے۔

۳۔ نفع ہو تو شریک ہے۔

۴۔ نقصان ہو تو بری ہے۔ (سوائے اس کے کہ اس کی بد عملی، غفلت یا کوتاہی ثابت ہوجائے)

۵۔ مضاربت فاسد ہوجائے تو اجیر ہے۔

۶۔ اور اگر خلافِ معاہدہ یا خلافِ عرف کام کرے، اور نقصان ہوجائے تو ضامن ہے۔

چناں چہ ہدایہ میں ہے:

"ثم المدفوع الىٰ المضارب امانة فى يده، لانه قبضه بامر مالكه لا علىٰ وجه البدل والوثيقة، وهو وكيل فيه، لانه يتصرف فيه بامر مالكه، واذا ربح فهو شريک فيه لتملكه جزء من المال بعمله، فاذا فسدت ظهرت الاجارة حتىٰ استوجب العامل اجر مثله، واذا خالف كان غاصبا لوجود التعدى منه علىٰ مال غيره"۔9

نیز در مختار میں ہے:

"وحكمها ايداع ابتداء، وتوكيل مع العمل، وشركة ان ربح، وغصب ان خالف وان اجاز بعده، واجارة فاسدة ان فسدت فلا ربح حينئذ، بل له اجر مثل عمله مطلقا"۔10

مفتی امجد علی اعظمی لکھتے ہیں:

"مضاربت کا حکم یہ ہے کہ جب مضارب کو مال دیا گیا، اس وقت وہ امین ہے، اور جب اس نے کام شروع کیا اب وہ وکیل ہے، اور جب کچھ نفع ہوا تو اب شریک ہے، اور رب المال کے حکم کے خلاف کیاتو غاصب ہے، اور مضاربت فاسد ہوگئی تو وہ اجیر ہے، اور اجارہ بھی فاسد"۔ 11

مضاربت میں کاروبار سے حاصل شدہ نفع رب المال و مضارب کے درمیان پہلے سے طے شدہ تناسب سے تقسیم ہوتا ہے جب کہ نقصان بحسبِ سرمایہ رب المال برداشت کرتا ہے۔فقہائے کرام نے اس اصول کو حضرتِ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم کے اس قول سے اخذ کیاہے:

"الوضيعة على المال والربح على ما اصطلحوا عليه"۔ 12

ترجمہ:نقصان بحسبِ سرمایہ اور نفع شرکا کی طے شدہ شرائط کے مطابق تقسیم ہوگا۔

فائدہ:مضارب چوں کہ کاروبار میں سرمائے کے ساتھ شرکت نہیں کرتا، لہٰذا وہ سرمائے کا نقصان برداشت کرنے کا پابند نہیں۔

راس المال کے ہلاک ہوجانے یااس میں نقصان ہونے کی صورت میں مضارب صرف اسی وقت ضامن ہوگا جب کہ نقصان اس کی تعدی و دست درازی کی بناپر ہوا ہو۔مضارب کے لیے راس المال کا نقصان برداشت کرنے کی شرط باطل ہے۔اس کے حصے کا نقصان یہی ہے کہ اس کی محنت ضائع ہوجائے گی اور وہ اپنی محنت کا معاوضہ طلب کرنے کا حقدار بھی نہیں ہوگا۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

"مضارب کے ذمہ نقصان کی شرط باطل ہے۔وہ اپنی تعدی و دست درازی و تضییع کے سوا کسی نقصان کا ذمہ دار نہیں۔جو نقصان واقع ہو سب صاحب مال کی طرف رہے گا۔نہ مضاربتِ صحیحہ میں مضارب اپنی محنت و کوشش کا کوئی بدلہ صاحب مال سے پانے کا مستحق ہے۔اُس کا بدلہ یہی ہے کہ نفع ہو تو حسبِ قرارداد اس میں شریک ہوگا"۔13

امہات الکتب سے مضاربت کے بارے میں بنیادی معلومات پیش کرنے کے بعد اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اسلامی بینکوں میں مضاربت کو کس طرح استعمال کیا جارہاہے۔تاکہ قدیم کتبِ فقہ کی روشنی میں ہم اس بات کا تعین کرسکیں کہ موجودہ اسلامی بینکاری میں زیرِ استعمال پروڈکٹ بنام "مضاربہ" فقہا کی پیش کردہ اصول سے کتنی قریب ہے۔

اسلامی مالیات پر تحقیقی کاموں کے لیے ایک ادارہ بنام هيئة المحاسبة والمراجعة للمؤسسات المالية الاسلامية جو کہ Accounting and Auditing Organization for Islamic Financial)AAOIFI (Institutions) سے معروف ہے، بحرین میں قائم ہے۔AAOIFI نے المعايير الشرعية (Shariah Standards)

کے نام سے اسلامی بینکاری کے لیے کچھ معیارات (Standards) بنا کر پیش کیے ہیں، جن کو اسلامی بینکاری کے لیے اساسی دستاویز کے طور پر دنیا بھر میں مقبولیت حاصل ہے۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان بھی رفتہ رفتہ اسلامی بینکاری کے لیے ان معیارات کو اختیار (Adopt) کر رہا ہے۔

مضاربہ کے موضوع پر AAOIFI نے جو شرعی معیار پیش کیا ہے، اس میں مضاربہ کی تعریف یوں درج ہے:

"المضاربة شركة في الربح بمال من جانب (رب المال) و عمل من جانب آخر (مضارب)"۔ 14

ترجمہ: "نفع میں شراکت داری قائم کرنا جس میں ایک فریق کی جانب سے مال پیش کیا جاتا ہے جسے رب المال کہتے ہیں، دوسرے فریق کی جانب سے کام پیش کیا جاتا ہے جو مضارب کہلاتا ہے"۔ 15

فائدہ: AAOIFI کی پیش کردہ مضاربہ کی تعریف تقریباً وہی ہے جو در مختار میں ہے۔

اسلامی بینک اپنے سیونگ اکاؤنٹ میں موجود رقم کا امین ہوتا ہے اور اس کے ہلاک ہو جانے یا نقصان ہونے کی صورت میں وہ اسی وقت ضامن ہوگا جب کہ نقصان اس کی تعدی و کوتاہی کی بنا پر ہو، جیسا کہ مضاربت کے احکام میں گزرا۔ چناں چہ المعیار الشرعی نمبر ۱۳ میں ہے:

"المضاربة من عقود الامانات، والمضارب امين على ما في يده من مال على مال المضاربة الا اذا خالف شروط عقد الامانة فتعدى علىٰ مال المضاربة، او قصر ادارة اموال المضاربة، او خالف شروط عقد المضاربة، فاذا فعل واحدًا او اكثر من ذالك فقد اصبح ضامناً لراس المال"۔ 16

ترجمہ: "مضاربہ عقودِ امانت میں سے ہے۔ مضارب، مضاربہ کے مال کا امین ہے، سوائے اس صورت کے جب وہ عقدِ امانت کی شروط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مالِ مضاربہ میں تعدی کرے یا انتظامی معاملات میں کوتاہی کرے یا عقدِ مضاربہ کی شرائط کی خلاف ورزی کرے۔ چناں چہ اگر وہ ان میں سے ایک یا زائد کام کرے تو وہ سرمائے کا ضامن ہوگا"۔ 17

نیز ڈاکٹر اعجاز صمدانی لکھتے ہیں:

"ایک اسلامی بینک اپنے نفع بخش اکاؤنٹ میں جو رقم لیتا ہے، وہ مضاربہ یا مشارکہ کی بنیاد پر ہوتی ہے اور شرعی اعتبار سے ڈیپازیٹر کی یہ رقم بینک کے پاس امانت ہوتی ہے۔ یعنی اگر بینک کی کسی تعدی (Negligence) اور کوتاہی کے بغیر وہ رقم یا اس کا کچھ حصہ ہلاک ہو جائے تو بینک اس کی ادائیگی کا ضامن نہیں ہوتا"۔ 18

واضح رہے کہ مضاربت میں نفع کا تناسب اور تقسیمِ نفع کا طریقہ کار پہلے سے مقرر کر لیا جاتا ہے اور فریقین کو یہ حق حاصل ہوتا ہے کہ باہمی رضامندی سے نفع کا جو تناسب چاہیں مقرر کریں۔ اسلامی بینکاری کے سیونگ اکاؤنٹ میں بھی اسے پیشگی مقرر کر لیا جاتا ہے، چناں چہ المعیار الشرعی نمبر ۱۳ میں ہے:

"يشترط في الربح ان تكون كيفية توزيعه معلومة علماً نافيا للجهالة ومانعا للمنازعة۔ وان يكون ذلك على اساس نسبة مشاعة من الربح لا على اساس مبلغ مقطوع او نسبة من راس المال"۔ 19

ترجمہ: ”نفع کی یہ شرط ہے کہ اس کی تقسیم کا طریقہ کار اس طرح سے معلوم ہو کہ لاعلمی دور ہو جائے اور جھگڑے کا اندیشہ نہ ہو، علاوہ ازیں یہ بھی ضروری ہے کہ اس کا تعین کاروبار کے نفع کے تناسب کی بنیاد پر ہو نہ کہ متعین رقم یا سرمایہ کاری کا کوئی تناسب طے ہو“۔20

اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے ایک سوال کے جواب میں تقسیمِ نفع کے اس طریقہ کار کو قدرے وضاحت سے بیان کیا ہے، ملاحظہ ہو: ”مضاربہ معاہدے میں نہ تو کسی فریق کو منافع کی یکمشت ادائیگی ممکن ہے نہ ہی کسی مخصوص شرح پر کسی فریق کے حصہ کا تعین کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً سرمائے کی مالیت ایک لاکھ روپے ہے تو فریقین ایسی کسی شرط پر متفق نہیں ہوسکتے کہ منافع میں دس ہزار روپے مضارب کو دیے جائیں گے۔ نہ ہی وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ رب المال کو کل سرمائے کا بیس فیصد ادا کیا جائے گا۔ تاہم ان میں اس طرح سے اتفاق رائے ہوسکتا ہے کہ حقیقی منافع میں سے 40 فیصد مضارب کے حصے میں آئے گا جب کہ 60 فیصد رب المال کو ملے گا“۔21

اسلامی بینکاری کے سیونگ اکاؤنٹ میں نفع روزانہ کے تناسب کی بنیاد پر شمار کیا جاتا ہے اور اس کی تقسیم عموماً ماہانہ ہوتی ہے، جس کے لیے ہدایات پاکستان کے مرکزی بینک کی جانب سے 2008 میں جاری ہوئی تھیں۔22

یومیہ پیداوار کے حسابی طریقے کی تفہیم کے لیے مندرجہ ذیل تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

”یومیہ پیداوار کے حسابی طریقے کا مطلب یہ ہے کہ مدتِ مضاربت کے اختتام پر جو نفع آئے، اس کے بارے میں یہ حساب کیا جائے کہ اوسطاً فی یوم فی روپیہ کتنا نفع ہوا؟ مثلاً تیس دن میں تین سو روپے پر تیس روپیہ نفع ہوا، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تین سو روپے پر فی یوم ایک روپیہ نفع آیا، لہٰذا ایک روپے پر فی یوم نفع 0.00333 ہوا۔ اب اگر کسی شخص کا ایک روپیہ پندرہ دن مضاربت کھاتے میں رہا تو اس ایک روپے کو 0.00333 پندرہ سے ضرب دیا جائے گا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے ایک روپے پر پندرہ دن میں 0.04999 نفع آیا، اب اگر کسی کے دس روپے پندرہ دن رہے تھے تو اس نفع کو دس سے ضرب دے کر اس کا نفع 0.4999 ہو گیا۔ اس طریقے کو یومیہ پیداوار کا حساب کہتے ہیں“۔23

اسلامی بینک بحیثیتِ مضارب،ڈپازیٹرز یعنی ارباب الاموال کی رقوم کس طرح استعمال کرتا ہے اور پھر اپنے اور ان کے درمیان نفع کس طرح تقسیم کرتا ہے،اس کو مندرجہ ذیل نقشے سے سمجھا جاسکتا ہے:

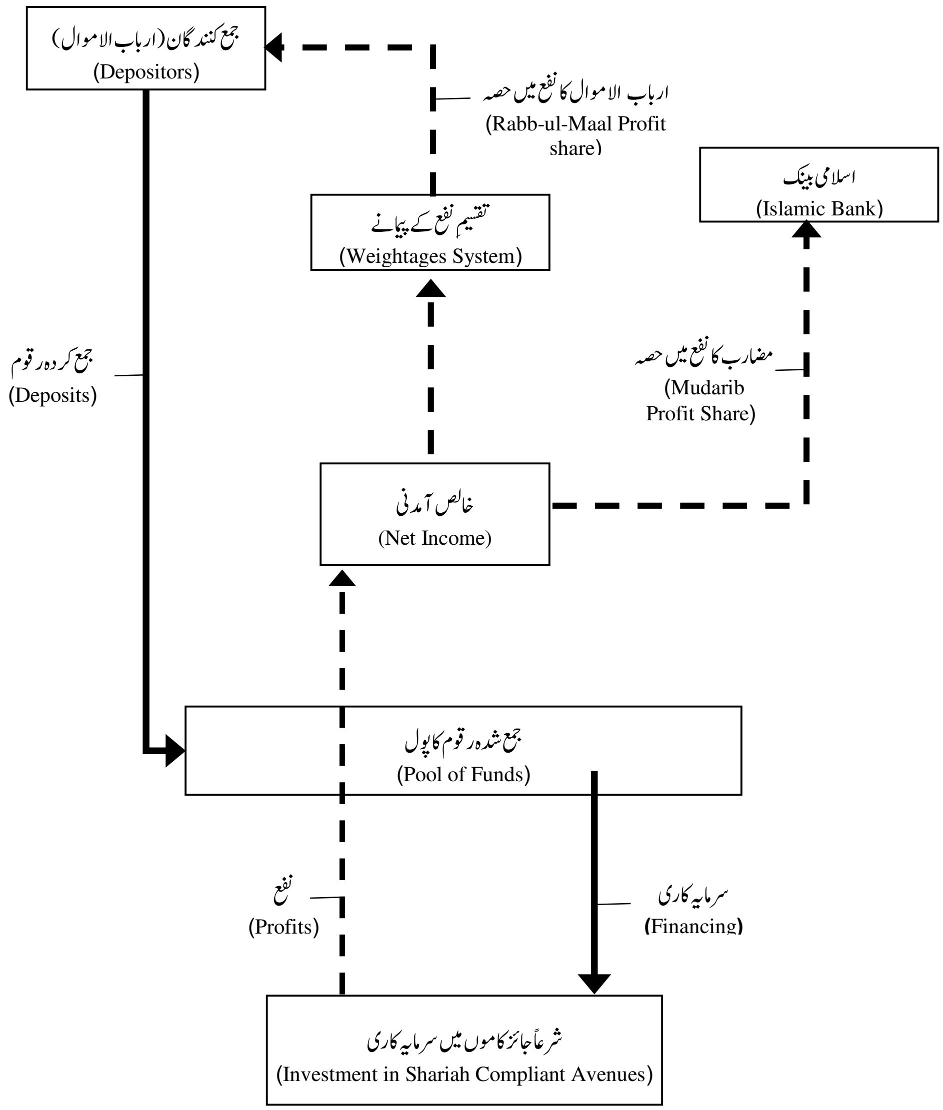

نفع ونقصان کی تقسیم کا تفصیلی طریقہ کار اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی جاری کردہ ہدایات برائے تقسیم نفع ونقصان کے مطالعے سے معلوم کیا جاسکتاہے۔[24]

واضح ہوا کہ اسلامی بینکاری میں مضاربت کو استثمار کے لیے عمدگی سے استعمال کیا جاسکتاہے۔ چناں چہ مضاربت کی پسندیدگی کے حوالے سے ڈاکٹر اشرف محمد دوابہ لکھتے ہیں:

"المضاربة عقد من عقود الاستثمار لاستثمار الاموال بعیدا عن الربا الذی حرمه الله تعالیٰ"۔ 25

ترجمہ: مضاربہ، سرمایہ کاری کے عقود میں سے ایک عقد ہے جو ربا (سود) سے دور ہے، جس (سود) کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔

اسلامی سیونگ اکاؤنٹ کے باب میں مضاربت وہ طریقہ ہے جس کی بنیاد پر دنیا بھر کے سب سے زیادہ سرمایہ کاری کے لیے دعوت دی جارہی ہے۔ AAOIFI نے بھی Investment Accounts کو چلانے کے لیے اسے تفصیلاً بیان کیاہے اور اسے سعودی عرب، ابوظہبی، پاکستان، بنگلادیش ودیگر ممالک میں بھی کامیابی سے چلایا جارہاہے۔[26]

۳۔ وکالۃ الاستثمار:

اسلامی سیونگ اکاؤنٹ کے ذریعے سرمایہ کاری کے لیے اسلامی بینکوں میں شرکۃ اور مضاربۃ کے علاوہ وکالۃ کا استعمال بھی کیا جارہا ہے۔

مفتی سید صابر حسین وکالۃ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"عقل وفہم اور علمی وعملی مہارت واہلیت میں تمام لوگ برابر نہیں ہوتے بل کہ ان میں بعض انتہائی ذہین ہوتے ہیں جن میں اپنے کام کو سرانجام دینے کی بدرجہ اولیٰ صلاحیت موجود ہوتی ہے جب کہ اس کے برعکس کچھ لوگ علم و صلاحیت اور مہارت و اہمیت میں کمی کی وجہ سے اپنے بعض امور کو بہ حسن وخوبی انجام دینے سے عاجز ہوتے ہیں لہذا شریعت نے ایسے لوگوں کے فائدہ کے لیے یہ اجازت دی ہے کہ وہ کسی شخص کو اپنا وکیل یا نائب نامزد کردیں، جو ان کے کام یا معاملے کی انجام دہی میں ان کی بہتر نمائندگی کرسکے اور اس کے بہتر نتائج لا سکے اور وکالت دراصل اسی معاملے کا نام ہے"۔[27]

ڈاکٹر وھبۃ زحیلی (م1436ھ) وکالۃ کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وعبارة الحنفیة فی تعریفها: ھی اقامة الشخص غیرہ مقام نفسه فی تصرف جائز معلوم"۔[28]

یعنی وکالۃ کی تعریف میں احناف کی عبارت یہ ہے: کسی شخص کا کسی دوسرے کو ایسے تصرف میں اپنا قائم مقام بنانا جو جائز بھی ہو اور معلوم بھی ہو۔

اب اگر یہ سرمایہ کاری (Investment) کے لیے ہو تو یہ وکالۃ الاستثمار (Investment Agency) یعنی وکالۃ برائے سرمایہ کاری کہلاتا ہے۔

وکالت برائے سرمایہ کاری کے عنوان سے AAOIFI نے ایک مکمل شرعی معیار جاری کیا ہے، جس کے مطابق اس کی تعریف یہ ہے کہ:

"وکالت برائے سرمایہ کاری سے مراد کسی شخص کا دوسرے شخص کو اپنے مال کے اضافے کے لیے بامعاوضہ یا بلا معاوضہ وکیل بنانا ہے"۔[29]

اسلامی بینکوں کے لیے سرمایہ کاری اکاؤنٹس میں وکالت کے استعمال کا ایک مفصل طریقہ شرعی معیار میں درج ہے اور وہ یہ کہ:

"وکالت برائے سرمایہ کاری کی رقم کو مالِ مضاربت (سرمایہ کاری کے اکاؤنٹس) سے ملا کر سرمایہ کاری کرنے میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔ اس رقم کے ساتھ ایسا معاملہ کیا جائے گا جیسے کسی رب المال نے مزید رقم دی ہو، یا مالکان محض ان حسابات سے مخلوط (اپنا) سرمایہ پیش کریں۔ (وکالت برائے سرمایہ کاری فنڈ) کو حساب النمر (daily weighted average) کے حساب سے نفع کا استحقاق ہوگا جیسا کہ فنڈ کے علاوہ اموال مضاربت اور مالکان حصص کی طرف سے ملائے ہوئے اموال (حساب النمر سے نفع کا استحقاق رکھتے ہیں)۔ وعاءِ مضاربت سے حاصل ہونے والا وکالت کے اموال کا تمام نفع مؤکلین کا ہوگا اور وکیل اپنی اجرت اور انعام (incentive) کا حقدار ہوگا اگر طے ہو، اور مال مضاربت کے اکاؤنٹس کی سرمایہ کاری کرنے پر وکیل کو ان اکاؤنٹس کا نفع نہیں ملے گا"۔[30]

سعودیہ کے بنک البلاد میں وکالۃ کی بنیاد پر سیونگ اکاؤنٹ چلایا جارہا ہے۔[31]

۴۔ تورق:

آیوفی کے شرعی معیار میں تورق کی تعریف اس طرح درج ہے:

"نقد رقم حاصل کرنے کے ارادے سے کسی چیز کو مساومہ یا مرابحہ کی بنیاد پر ادھار خرید کر فروخت کنندہ کے علاوہ کسی اور کو نقد پر فروخت کرنا تورق ہے"۔[32]

اسلامی فقہ اکیڈمی انڈیا نے اپنے انیسویں فقہی سیمینار میں تورق کے حوالے سے مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی:

"بعض دفعہ انسان کو نقد رقم کی ضرورت ہوتی ہے اور اسے کوئی قرض دینے والا نہیں ملتا، لہٰذا وہ شخص کوئی مال ادھار زیادہ قیمت پر خرید کر کسی تیسرے شخص کے ہاتھ نقد کم قیمت پر فروخت کر دیتا ہے تاکہ اسے نقد رقم حاصل ہو جائے، یہ صورت دور قدیم سے رائج ہے، فقہائے حنابلہ کے یہاں اس صورت مسئلہ کے لیے تورق کا لفظ استعمال کیا گیا ہے، جمہور فقہاء کے نزدیک دو علیحدہ عقد ہونے کی بنا پر یہ صورت جائز ہے۔ دور حاضر میں بعض اسلامی بینک اور مالیاتی ادارے تورق کے نام سے بعض معاملات کرتے ہیں جن کے بارے میں اختلافِ رائے پایا جاتا ہے، اس پس منظر میں سیمینار میں غور وخوض اور بحث ومباحثہ کے بعد درج ذیل قراردادیں طے پائیں:

ا۔ اگر اسلامی بینک یا کوئی اور مالیاتی ادارہ قرض لینے والے کے ہاتھ سامان زیادہ قیمت میں ادھار فروخت کرکے کم قیمت میں خود ہی یا اس کا کوئی ذیلی ادارہ خریدتا ہے تو یہ ناجائز ہے۔

۲۔اگر بینک حقیقت میں خرید وفروخت نہیں کرتا بل کہ یہ صرف کاغذی کارروائی ہوتی ہے تو یہ بھی شرعاً ناجائز ہے۔
۳۔اگر اسلامی بینک قرض لینے والے کے ہاتھ اپنا کوئی سامان زائد قیمت میں ادھار فروخت کر کے بے تعلق ہو جائے اور خریدار اس سامان کو قبضہ میں لینے کے بعد اپنے طور پر کسی ایسے شخص کے ہاتھ کم قیمت میں نقد فروخت کر دے جس کا اس بینک سے اس معاملہ میں کوئی تجارتی تعلق نہ ہو تو یہ صورت جائز و درست ہوگی"۔[33]

تورق کو معکوس مرابحہ بھی کہا جاتا ہے، چناں چہ عمر مصطفیٰ انصاری رقم طراز ہیں:

"Tawarruq is a transaction exactly opposite to a Murabaha transaction and hence it is also called Reverse-Murabaha".34

ملائیشیا کے اسلامی بینکوں میں تورق کو تمویل کے ساتھ ساتھ سرمایہ کاری کے لیے بھی استعمال کیا جارہا ہے۔ ذیل میں دیا گیا اقتباس اس کی ترجمانی کر رہا ہے:

"Currently, tawarruq is being used to structure different Islamic financial instruments and products. In the Islamic banking sector, it is used to structure both deposit and financing products. Under deposit products, tawarruq is typically used for term deposits that offer depositors a guarantee of the principal as well as fixed return".[35]

یعنی اس وقت تورق مختلف اسلامی مالیاتی انسٹرومنٹس اور پراڈکٹس کو بنانے کے لیے استعمال کیا جارہا ہے۔ اسلامی بینکاری میں تورق کو تمویل اور سرمایہ کاری دونوں کے لیے استعمال کیا جارہا ہے۔ سرمایہ کاری کے لیے تورق کو ٹرم ڈپازٹس کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جو کہ سرمایہ کار کو طے شدہ نفع کے ساتھ ساتھ سرمایہ کاری کے تحفظ کی یقین دہانی بھی کراتا ہے۔

بنک البلاد بھی تورق (Commodity Murabaha) کی بنیاد پر سیونگ اکاؤنٹ چلا رہا ہے۔ جس کا طریقہ کار یہ ہے کہ کسٹمر اپنی طرف سے ایک متفقہ قیمت اور تاریخ پر اشیاء خریدنے کے لیے بینک کو اپنا وکیل مقرر کرتا ہے، یہاں سے اس معاملے کا آغاز ہوتا ہے۔ پھر بینک تجارتی تاریخ پر لین دین مکمل کرتا ہے۔ جب کسٹمر کو مبیع کا ٹائٹل مل جاتا ہے تو بینک اسی تاریخ پر کسٹمر کو مبیع خریدنے کے لیے پیشکش کرتا ہے۔ کسٹمر کی جانب سے مبیع اسی دن بینک کو فراہم کر دی جاتی ہے اور ثمن مؤجل ہوتا ہے۔ مؤخر ادائیگی کی تاریخ کسٹمر اور بینک کے درمیان سرمایہ کاری کی شرائط کے مطابق طے ہوتی ہے۔[36]

معلوم ہوا کہ تورق کو بھی اسلامی بینکوں میں سیونگ اکاؤنٹ کے ذریعے سرمایہ کاری کرنے کے لیے استعمال کیا جارہا ہے۔ البتہ اس کا مروجہ استعمال اکثر علما کے نزدیک ناپسندیدہ ہے۔ چناں چہ مفتی سید صابر حسین لکھتے ہیں:

"واضح رہے کہ بیع تورق کے اس طریقہ کار (CMT) پر معاصر علمائے کرام کے بہت سارے تحفظات ہیں اور اکثر اسے ختم کر دینے یا کڑی شرط کے ساتھ کرنے کی رائے دیتے ہیں"۔[37]

مذکورہ بنیادوں کا تجزیہ:

سطورِ بالا میں ہم نے اسلامی سیونگ اکاؤنٹ کی مروجہ بنیادوں کی شرعی و عملی صورتوں کو مفصل بیان کیا۔ یہ بات درست ہے کہ ان میں سے ہر ایک بنیاد مختلف ممالک کے قوانین، فقہی مذاہب اور علاقائی تہذیب کے مطابق اپنی جگہ اہم اور قابلِ عمل ہے اور بہ وجوہ دوسری بنیادوں پر راجح ہو سکتی ہے لیکن اگر تمام بنیادوں کا عمومی تجزیہ کیا جائے تو یہ کہنے میں تامل نہ ہو گا کہ فقہی محاسن، شفافیت اور عملی سہولتوں کے پیشِ نظر مضاربت سب سے اچھی بنیاد ہے جو کہ مسنون بھی ہے۔

خاتمۂ بحث:

مذکورہ تفصیل میں ہم نے اس امر کا جائزہ پیش کیا ہے کہ اسلامی بینکاری اور اس کے سیونگ اکاؤنٹ کی ضرورت کیا ہے، اسلامی بینکوں نے سیونگ اکاؤنٹ کی بنیادوں کے طور پر کن طریقوں کا انتخاب کیا ہے، دنیا بھر میں اسلامی سیونگ اکاؤنٹ کن بنیادوں پر اور کس انداز میں چلائے جا رہے ہیں اور احکامِ شرعیہ ان سے متعلق کیا ہیں۔ سیونگ اکاؤنٹ سے متعلق اسلامی بینکوں کا طریقۂ کار یہ ہوتا ہے کہ وہ ڈپازیٹرز (جمع کنندگان) سے شرکت، مضاربت، وکالت یا تورق کی بنیاد پر رقوم حاصل کر کے کاروبار کرتے ہیں اور حاصل شدہ نفع میں مخصوص طریقے کے مطابق تقسیم کرتے ہیں۔

لہٰذا احکامِ شرعیہ کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اسلامی بینکوں کا یہ عمل جائز ہے اور اس اکاؤنٹ سے انتفاع درست ہے، نیز اس کو روایتی (سودی) بینکوں کے سیونگ اکاؤنٹ کے مثل خیال کرنا جو کہ ایسے سودی قرضہ جات پر مشتمل ہوتا ہے جو بینک اپنے ڈپازیٹرز سے حاصل کر کے اس پر انہیں سود ادا کرتے ہیں، درست نہیں ہے۔ البتہ بعض بنیادیں ایسی ہیں، خصوصاً تورق کہ جن کا استعمال اکثر علما کے نزدیک پسندیدہ نہیں ہے، لہٰذا ان کا متبادل لائحۂ عمل پیش کرنے کی ضرورت ہے، نیز جہاں کہیں بنیادوں میں سقم ہو یا سرمایہ کاری و تقسیمِ نفع میں شرعی خرابیاں ہوں، انہیں دور کرنا اشد ضروری ہے۔

نتائجِ بحث کے نفاذ کی سفارشات:

۱۔ محققین کو چاہیے کہ اسلامی بینکاری میں رائج سیونگ اکاؤنٹ پر اپنے مقالات پیش کریں اور موضوع کے وہ گوشے جو مزید قابلِ توجہ ہوں، ان کو اجاگر کریں۔

۲۔ علمائے کرام سے گزارش ہے کہ وہ اس تحریر کے تناظر میں اسلامی بینکاری کے سیونگ اکاؤنٹ پر احکامِ شرکت، مضاربت، وکالت اور تورق کے عملی اطلاقات کے حوالے سے سنجیدگی سے غور و خوض فرمائیں اور جہاں ضرورت محسوس ہو، مزید اصلاحات کے لیے تجاویز بھی عطا فرمائیں۔ یہ کام عوام الناس کی رہنمائی کے لیے از حد ضروری ہے تاکہ لوگوں کا تذبذب اختتام کو پہنچے، اتفاق کی فضا قائم ہو، مزید نئی افکار سامنے آئیں اور اصلاحات کا عمل مزید موثر اور تیز تر ہو۔ نیز علمائے کرام کو یہ بات بھی پیشِ نظر رکھنی چاہیے کہ اس وقت بینکاری نظام لوگوں کی ضرورت بن چکا ہے، لہٰذا اس کو محض ناجائز کہہ دینا نہ تو عوام الناس کی ضروریات کی تکمیل کرے گا اور نہ ہی اس سے ان کی تسکین کا ساماں ہو گا۔

۳۔ سود ایک ایسا وبال ہے کہ جو اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرنے کے مترادف ہے۔ اس سے چھٹکارے کے لیے ہر مسلمان کو بساط بھر مخلصانہ کوشش کرنی چاہیے۔

۴۔اسلامی بینکوں کو چاہیے کہ وہ اپنے عملے کی تربیت پر خصوصی توجہ دے اور اس کے لیے موئثر لائحہٗ عمل وضع کرے، تاکہ سیونگ اکاؤنٹ کو احکامِ شرع سے ہم آہنگ رکھنے میں تربیتی عمل میں کمی کے سبب پائی جانے والی ممکنہ اغلاط سے حفاظت ہوسکے اور عملے کی جانب سے عوام الناس کی درست ہنمائی بھی کی جاسکے۔

موضوع کے مزید تحقیق طلب پہلوؤں پر کام کی تجاویز:

سطورِ بالا میں ہم نے اسلامی بینکاری کے سیونگ اکاؤ نٹ کی مروجہ بنیادوں کا جائزہ احکامِ شرعیہ کی روشنی میں پیش کیا اور اس کے موجودہ طریقہٗ کار کو واضح کیا، جو کہ اسلامی بینکاری کے سیونگ اکاؤنٹ،اس کی بنیادوں اور مروجہ طریقہٗ کار کو سمجھنے س کے لیے کافی و وافی ہے۔ہمارا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ اسلامی بینکاری میں سیونگ اکاؤنٹ اس وقت ایک مثالی حیثیت میں ہے۔ اصلاحات کی گنجائش یقیناً ہر شعبے میں رہتی ہے اور وہ یہاں بھی ہے اور مزید اصلاحات کے لیے کوشش بھی جاری ہے۔کچھ امور مزید تحقیق اور توجہ طلب ہیں، مثلاً :کوئی روایتی بینک جو کلی یا جزوی طور پر اسلامی بینک بننے جارہا ہو (جس کے لیے تیز تر کاوشیں جاری ہیں) تو اس کے روایتی (سودی) سیونگ اکاؤنٹ رکھنے والے صارفین کو شرکت، مضاربت، وکالت یا تورق کی بنیاد پر چلنے والے اکاؤنٹ سے تبدیل کرنے کے لیے کیا لائحہٗ عمل اختیار کیا جائے گا؟ اگر بینک کی جانب سے اس تبدیلی کا اعلان کیا جائے تو وہ کس سطح پر ہو کہ سب کو خبر ہو سکے؟ اس عمل کے لیے صارفین کی رضامندی کا حصول کتنا ضروری ہے اور وہ کیسے یقینی بنایا جاسکتا ہے؟اگر صارفین کی رضامندی کے حصول کے لیے خطوط کا اجرا کیا جائے تو اس بات کا قوی امکان ہے کہ وہ کئی صارفین تک پہنچیں ہی نہیں۔اور پہنچ بھی جائیں تو ان کی رضامندی کا حصول بہت آسان نہیں ہے، تو کیا ایسی صورتِ حال میں بینک ان کی خاموشی کو رضامندی تسلیم کر سکتا ہے؟ اگر نہیں تو محدود وقت میں اس امر کی انجام دہی کے لیے موئثر حکمتِ عملی کیا ہوگی؟ جن صارفین کی جانب سے جواب موصول نہ ہو، ان کے کھاتوں اور رقوم کا کیا کیا جائے؟ ماضی میں کی گئی سودی سرمایہ کاری سے نجات کے لیے کیا طریقہ ہوگا؟ نو آموز محققین کے لیے بھی یہ سوالات مجالِ تحقیق ہو سکتے ہیں۔ نیز اسلامی سیونگ اکاؤنٹ کی بیان کردہ بنیادوں کا تقابلی جائزہ پیش کرنے کی بھی ضرورت ہے جو اس امر کا تعین کر سکے کہ عالمی سطح پر کس بنیاد پر تعمیل مناسب تر ہے تاکہ معیار مقرر ہو سکے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 international license.

حواشی و حوالہ جات

1. الدکتور وھبۃ الزحیلی، **الفقہ الاسلامی وادلتہ**، (دمشق: دارالفکر، 1985ء)، الجزء الرابع، الفصل الخامس، المبحث الاول، ص 793

Dr. Wahbah Al-Zuhayli, **Al-Fiqh-Ul-Islami-Wa-Adillatuhu**, (Damascus: Dar-Ul-Fikr, 1985), vol. 4, section 5, topic 1, p. 793

2. محمد امین بن عمر بن عبد العزیز عابدین، **رد المحتار علی الدر المختار**، (لاہور: مکتبہ رشیدیہ، س۔ن)، ج 6، ص 475

Muhammad Ameen Bin Umar Bin Abdul Aziz Abidin, **Radd-Ul-Muhtar Ala-Al-Dur-Al-Mukhtar**, (Lahore: Maktaba Rasheedia, No Date), vol. 6, p. 475

3. الزحیلی، **الفقہ الاسلامی وادلتہ**، الجزء الرابع، الفصل الخامس، المبحث الاول، ص 794

Al-Zuhayli, **Al-Fiqh-Ul-Islami-Wa-Adillatuhu**, vol. 4, section 5, topic 1, p. 794

4. ڈاکٹر محمد طاہر القادری، **بلا سود بینکاری کا عبوری خاکہ**، (لاہور: المطبعۃ العربیۃ 1987ء)، باب سوم، ص 77-76

Dr. Muhammad Tahir Al-Qadri, **Bila Sood Bankari Ka Uboori Khaka**, (Lahore: Al-Matba'ah Al-Arabiyyah, 1987), chapter. 3, p. 76-77

5. ملاحظہ ہو: https://www.bok.com.pk/islamic/personal-banking/deposit-accounts/saving-acs/raast-savings-account

6. مفتی امجد علی اعظمی، **بہار شریعت**، (لاہور: مشتاق بک کارنر، س۔ن)، ج 2، حصہ 14، ص 16

Mufti Amjad Ali Azami, **Bahar-e-Shariat**, (Lahore: Mushtaq Book Corner, no date), vol. 2, part. 14, p. 16

7. برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی، **الہدایۃ**، (کراچی: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ، 1417ھ)، ج 3، کتاب المضاربۃ، ص 166

Burhan-Ad-Din Ali Bin Abi Bakr Al-Marghinani, **Al-Hidayah**, (Karachi: Idara Al-Quran-Wa-Al-Uloom-Alislamiyah, 1417), vol. 3, kitab-al-mudarabah, p. 166

8. تفصیل کے لیے دیکھیے: المرغینانی، **الہدایۃ**، المجلد الثالث، جزء 6، کتاب المضاربۃ، ص 172-171

Al-Marghinani, **Al-Hidayah**, vol. 3, kitab-al-mudarabah, p. 171-172

9. ایضاً، ص 165

ibid. p. 165

10. حصکفی، **الدر المختار**، ج 8، کتاب المضاربۃ، ص 431-430

Haskafi, **Al-Dur-Al-Mukhtar**, vol. 8, kitab al-mudarabah, p. 430-431

11. اعظمی، **بہار شریعت**، ج 2، حصہ 14، ص 17

Azami, **Bahar-e-Shariat**, vol. 2, part. 14, p. 17

12. عبد الرزاق ابو بکر بن ہمام الصنعانی، **مصنف عبد الرزاق**، (جنوب افریقا: المجلس العلمی، 1972ء)، کتاب البیوع، باب نفقۃ المضارب ووضیعتہ، رقم 50871، ج 8، ص 156

Abd Al-Razzaq Abu Bakr Bin Humam Al-Sanaani, **Musannaf Abd Al-Razzaq**, (South Africa: Al-Majlis Al-Ilmi, 1972), kitab. al-buyu', chapter. nafqa al-mudarib wa wadiatuhu, hadith no. 50871, vol. 8, p. 156

13. مولانا بریلوی، **فتاویٰ رضویہ**، ج 19، ص 131

Molana Barelvi, **Fatawa Razaviyyah**, vol. 19, p. 131

14- **المعاییر الشرعیۃ**،(بحرین:ھیئۃ المحاسبۃ والمراجعۃ للمؤسسات المالیۃ الاسلامیۃ،1437ھ)،المعیار الشرعی 13،ص369

Al-Ma'ayir Al-Shar'iyah, (Bahrain, Accounting and Auditing Organization for Islamic Financial Institutions, 1437), Shariah Standard. 13, p. 369

15- **شرعی معیارات**،(کراچی:مکتبہ معارف القرآن،2018ء)،شرعی معیار13،ص383

Shar'i Meyarat, (Karachi: Maktaba Ma'arif Al-Quran, 2018), Shariah Standard No. 13, p. 383

16- **المعاییر الشرعیۃ**،المعیار الشرعی 13،ص370

Al-Ma'ayir Al-Shar'iyah, Shariah Standard. 13, p. 370

17- **شرعی معیارات**،شرعی معیار13،ص387

Shar'i Meyarat, Shariah Standard. 13, p. 387

18- مولانا اعجاز احمد صمدانی،**اسلامی بینکاری۔ایک حقیقت پسندانہ جائزہ**(کراچی:،ادارہ اسلامیات،2006ء)،ص75-78

Molana Ejaz Ahmed Samadani**, Islami Bankari**, (Karachi: Idara Islamiat, 2006), p. 75-78

19- **المعاییر الشرعیۃ**،المعیار الشرعی 13،ص372

Al-Ma'ayir Al-Shar'iyah, Shariah Standard. 13, p. 372

20- **شرعی معیارات**،شرعی معیار13،ص386

Shar'i Meyarat, Shariah Standard. 13, p. 386

21- عمران احمد(ودیگر)،**اسلامی بینکاری کے بارے میں عمومی سوالات**،(کراچی:،اسٹیٹ بینک آف پاکستان،س۔ن)،سوال نمبر20،ص10

22 ملاحظہ فرمائیں: https://www.sbp.org.pk/bprd/2008/C7.htm

Imran Ahmed, **Islami Bankari kay Barey Me Umoomi Sawalat**, (Karachi: State Bank of Pakistan, no date), question. 20, p. 10

23- مفتی محمد تقی عثمانی،**غیر سودی بینکاری**،(کراچی:مکتبہ معارف القرآن،2014ء)،ص305

Mufti Muhammad Taqi Usmani, **Ghair Soodi Bankari**, (Karachi: Maktaba Ma'arif Al-Quran, 2014), p. 305

24 https://www.sbp.org.pk/ibd/2012/C3.htm

25- الدکتور اشرف محمد دوابہ،**صنادیق الاستثمار فی البنوک الاسلامیۃ**،(قاہرہ:دارالسلام،2006ء)،الفصل الخامس،المبحث الاول،ص235

Dr. Ashraf Muhammad Dawabeh, **Sanadiq-Al-Istithmar-Fil-Bunook-Al-Islamiah**, (Qahira: Dar-Al-Salam, 2006), section. 5, topic. 1, p. 235

26 تفصیل کے لیے دیکھیے: https://www.alrajhibank.com.sa/en/personal/accounts-and-cards/banking-programs/future-account ، https://www.islamibankbd.com/prodServices/ds_detail.php?ds_id=2 ، https://www.adib.eg/personal-banking/accounts

27 مفتی سید صابر حسین،**سرمایہ کاری کے شرعی احکام**،(کراچی:المنیب شریعہ اکیڈمی،2010ء)،ص203

Mufti Syed Sabir Hussain, **Sarmaya Kari kay Shara'I Ahkam**, (Karachi: Al-Munib Shari'ah Academy, 2010), p. 203

28 الزحیلی،**الفقہ الاسلامی وادلتہ**،الجزء الرابع،ص150

Al-Zuhayli, **Al-Fiqh-Ul-Islami-Wa-Adillatuhu**, vol. 4, p. 150

29 **شرعی معیارات**،شرعی معیار46،ص1163

Shar'i Meyarat, Shariah Standard. 46, p. 1163

[30] ایضاً،ص1168

ibid. p. 1168

[31] تفصیل کے لیے دیکھیں: http://www.bankalbilad.com/en/personal/accounts/pages/investment-wakalah-product.aspx

[32] **شرعی معیارات**، شرعی معیار30، ص783

Shar'i Meyarat, Shariah Standard. 30, p. 783

[33] **تورق اور اسلامی بینکوں کا مروجہ طریقہ کار**، (نئی دہلی: ایفا پبلیکیشنز، 2011ء)، ص16

Tawarruq aur Islami Bankon ka Murawwajah Tareeqa-e-Kar, (New Dehli: IFA Publications, 2011), p. 16

[34] Omar Mustafa Ansari, **Managing Finances**, (Karachi: Time Management Club, 2007), p. 68

[35] Mohammad Mahbubi Ali, **Survey on Shariah non-compliant events in Islamic banks in the practice of tawarruq financing in Malaysia**, (UK: Emerald Insight, 2020), p. 4

[36] http://www.bankalbilad.com/en/corporate/treasury/pages/directinvestment.aspx

[37] مفتی سید صابر حسین، **سرمایہ کاری کے شرعی احکام**، ص98

Mufti Syed Sabir Hussain, **Sarmaya Kari kay Shara'I Ahkam**, p. 98